تاجکستان اور لتھوانیا کے وفود کی ملاقاتیں

بعد ازاں پروگرام کے مطابق تاجکستان اور لتھوانیا سے آنے والے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پایا۔ تاجکستان سے گیارہ افراد آئے تھے۔ جبکہ لتھوانیا سے پچاس افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ ان پچاس میں آج وہ دس افراد ملاقات کی سعادت پا رہے تھے جنہوں نے کسی وجہ سے جلدی واپس روانہ ہونا تھا۔

وفد کے ممبران نے باری باری اپنا تعارف کروایا اور جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ ہمیں جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کے لئے دعوت دی گئی۔ یہاں آکر ہمیں بہت خوشی ہوئی۔ ان میں سے بعض لوگ ایسے تھے جو پہلی بار جلسہ سالانہ میں شامل ہو رہے تھے۔ ان میں سے بعض نے اپنے تاثرات کا اظہار بھی کیا۔

☆ ایک مہمان نے عرض کیا مجھے پاکستان کی تاریخ کا پتہ ہے، پاکستان میں جو آخری جلسہ 1983 میں ہوا تھا، بہت بڑی تعداد میں لوگ شامل ہوئے تھے۔ یہ ساری تنظیم کو فعال کرنے میں خلیفۃ المسیح کا بہت بڑا کردار ہے۔ دنیا میں مسلمان اپنے حقوق سے ناآشنا ہیں اور ہمیں اپنے حقوق مل نہیں رہے۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ حضور کا نقطہ نظر کیا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

نقطہ نظر یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جو پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں جب مسیح اور مہدی آئے گا، تمام مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرے گا "**علیٰ امۃ واحدۃ**" اور دنیا میں غیر مسلم لوگوں کو تبلیغ کر کے اسلام کا پیغام پہنچائے گا مسلمان بنائے گا، اس کو تو مانتے نہیں ہیں، امام تسلیم نہیں کرتے قرآن کریم میں جو کافروں کی حالت بیان کی گئی ہے کہ **قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى** کہ اُن کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ تو آج کے مسلمانوں کے یہ حال ہو رہے ہیں، آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ لڑ رہے ہیں۔ مسلمان ایک ہو جائیں فرقہ بازیاں ختم کر دیں تو ٹھیک ہو جائے گا۔ اگر نہیں ماننا مسیح اور مہدی کو تو کم از کم حکومتیں ہی آپس میں ایک رہیں۔ اب کوئی بھی مسلمان حکومت ایسی نہیں ہے جو ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کر رہی ہو، سب ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:

اگر دنیا کے مسلمان ایک ہو جائیں تو ایک بہت بڑی طاقت ہے اور وہ جو اللہ تعالیٰ نے نظام جاری کیا ہوا ہے تو ایک ہاتھ پر جمع ہونے کے لئے اس کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ اس نظام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ جمعہ میں بیان فرمایا اور آپ ﷺ نے اسے مختلف احادیث میں مزید کھول کر بیان فرمایا تو یہی ایک راستہ دنیائے اسلام کو متحد کرنے کا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے امام کو مان لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اب ہم (احمدی) بہت تھوڑی تعداد میں ہیں ہمارے پاس طاقت نہیں ہے۔ ہمارے پاس دولت نہیں ہے۔ تیل کی دولت نہیں ہے سونے کی کانیں نہیں ہیں۔ سعودی عرب کے پاس تیل بھی ہے اور اسلامی ملکوں کے پاس بھی تیل ہے، دولت بھی ہے، حکومتیں بھی ہیں لیکن ان کو کسی کو بھی توفیق نہیں مل رہی کہ اسلام کی تبلیغ کریں اور اسلام کی صحیح تصویر دکھائیں۔ یہ توفیق اگر مل رہی ہے تو جماعت احمدیہ کو مل رہی ہے اور تھوڑے سے وسائل کے ساتھ ہم ساری دنیا میں یہ سارے کام کر رہے ہیں۔ یہ کیا چیز ظاہر کر رہی ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید ہے تو یہ کام ہو رہا ہے۔ بغیر اللہ تعالیٰ کی تائید کے یہ کام نہیں ہو سکتے تھے۔ جبکہ ہمارے خلاف مسلمان دنیا فتوے بھی دے رہی ہے اور ہمارے کاموں کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ غیر مسلم ہیں ان کی بات نہ مانو۔ پس اللہ تعالیٰ کی آواز کو سنیں اس کے نبی کی آواز کو سنیں تو ہم ترقی کر لیں گے۔ یہی میرا جواب ہے۔

☆ ایک مہمان نے عرض کی میری ایک خواہش ہے جس کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں اس حوالہ سے کہ آج کل رشیا اور اس کے وسطی ایشیا کے جو ممالک ہیں ان میں پردے کے متعلق، داڑھی کے متعلق اور عموماً اسلام کی situation بہت خراب ہو رہی ہے۔ دو دن پہلے ہی تاجکستان میں کچھ بچیوں کو سکول میں اس لئے نہیں آنے دیا کہ انہوں نے حجاب پہنا ہوا تھا، انہوں نے ان کو داخل نہیں کیا۔ حضور سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اس وقت dictator لوگ وہاں پر ہیں، وہ اب وہاں سے چلے جائیں اور اس کی جگہ اچھے ذہن کے لوگ آئیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا:

اچھے ذہن کے لوگ آئیں گے تو تب بھی کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ کیونکہ ان کے پاس علم نہیں ہے اور جرأت نہیں ہے، تو جب حکومت میں کوئی بھی انسان آتا ہے تو تھوڑی دیر بعد وہ بزدل ہو جاتا ہے تا کہ اس کی کرسی محفوظ رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنا تو انہی لوگوں نے ہے جو سیاست میں ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کو یہ بڑی طاقتیں آشیر باد دیتی ہیں۔ اور یہ دجالی طاقتوں کی چال ہے کہ اور تو کوئی مذہب اپنی اصلی حالت میں رہا نہیں اور بائبل میں جو تبدیلیاں پہلے ہوئیں ہیں ان کے علاوہ اب تو تعلیم پر عمل کرنا بھی بالکل چھوڑ دیا ہے۔ gay marriages ہیں اور دوسری چیزیں ہیں جو اب کہتے ہیں کہ جائز ہیں لیکن قرآن کریم کی تعلیم جو ہے اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ جس طرح ہماری تعلیمات بدل گئی ہیں اس طرح اسلام کی تعلیمات بھی بدل جائیں اس لئے پہلا قدم تو انہوں نے یہ اٹھایا کہ سکولوں کی لڑکیوں کے سروں سے حجاب اتارو پھر آہستہ آہستہ باقی چیزیں بھی کرتے رہیں گے اور یہ بھی شور مچ رہا ہے کہ قرآن کریم کو بھی نئے زمانہ کے ساتھ چلنا چاہئے۔ یہاں کا مغربی پریس بھی مجھ سے پوچھتا ہے تو میں ان کو کہتا ہوں کہ تم لوگ یہ چاہتے ہو کہ تمہاری جو سوچ اور عقل ہے اس کے مطابق دین چلے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو تعلیم آتی ہے اپنے پیچھے چلانے کے لئے آتی ہے نہ کہ انسانوں کے پیچھے چلنے کے لئے۔ یہ تو مسلمان ملک ہیں مسلمانوں کو چاہئے کہ کھڑے ہوں اور اپنی جو تعلیمات ہیں اور روایات ہیں ان پر قائم کرنے کے لئے struggle کریں۔ اب اسلام کی تعلیم کو محفوظ رکھنا ہر شریف مسلمان کا فرض ہے۔

☆ اس پر مہمان نے سوال کیا کہ اس صورت حال میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بچیوں کو حجاب کے بغیر سکول جانا چاہئے یا وہ گھر بیٹھ جائیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

نہیں، ٹھیک ہے عارضی طور پر کریں اور اس کے لئے struggle کریں۔ شور مچائیں کہ ہماری جو روایات ہیں اُن کو قائم رکھنا چاہئے اور یہ غلط چیز ہے کہ کسی کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنی مرضی پر نہ چلے۔

حضور انور نے فرمایا:

یہاں ان مغربی ممالک میں سکولوں میں جب کوئی پابندی لگاتے ہیں تو بعض دفعہ لوکل administration سکولوں کی action لیتی ہے۔ ہماری لڑکیاں وہاں سٹینڈ لیتی ہیں۔ اس کے بعد ان کے favour میں بھی کیس ہو جاتے ہیں اور پھر انتظامیہ مان بھی لیتی ہے کہ ٹھیک ہے کر لو۔ آپ اپنے علماء کو کہیں کہ آواز اٹھائیں اور اپنی حکومت کو سمجھائیں تمہارے علماء صرف پیسہ کھانے کے لئے رہ گئے ہیں؟

مہمان نے علماء کے حوالے سے عرض کیا کہ ہمارے وہاں کے جو مُلّاں ہیں انہوں نے خاص طور پر اہتمام کر کے Lenin کا جو مجسمہ ہے اس کو ٹھیک ٹھاک کیا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا:

ماشاء اللہ۔ اس کو تو ٹھیک ٹھاک کریں گے لیکن اپنی دینی حالت کو ٹھیک نہیں کریں گے۔

مبلغ سلسلہ کی اہلیہ نے عرض کیا کہ جہاں تک سٹینڈ لینے کا سوال ہے وہاں تو پریذیڈنٹ کو یہ لوگ اتنی زیادہ اہمیت دیتے ہیں کہ لڑکیاں سوچ بھی نہیں سکتیں کہ اس بارہ میں سٹینڈ لیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

لڑکیاں نہیں سوچ سکتیں لیکن چاہئے کہ علماء کے ذریعہ آواز اٹھائیں اور president کو لکھیں!

موصوفہ نے عرض کیا کہ ان میں ہمت ہی نہیں ہے کہ پریذیڈنٹ کو لکھیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔

نہیں لکھتیں تو نہ جائیں سکول میں۔ آپ پاکستانی ہیں؟ آپ بچوں کو بھیجیں!

بس۔ سٹینڈ لے لیں! لینا پڑتا ہے، قربانی تو کرنی پڑتی ہے۔

☆ ایک طالبعلم جو Psysiotherapy کا کورس کر رہے ہیں اُس نے سوال کیا کہ حضور نے ایسا کیا کیا کہ اس مقام پر ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا:

میں نے تو کچھ نہیں کیا کہ اس مقام پر ہوں۔ یہ ایسا dilemma ہے جو ابھی تک میں حل نہیں کر سکا۔

☆ ایک مہمان نے عرض کیا کہ میں اپنے معاملات کے بارہ میں شک میں رہتا ہوں۔ اس پر حضور انور نے استفسار فرمایا:

کیا آپ خدا پر یقین رکھتے ہیں؟

اس پر مہمان نے عرض کیا بالکل رکھتا ہوں عیسیٰ علیہ السلام پر۔

اس پر حضور انور نے فرمایا جو بھی آپ کا یقین ہے۔ یقین تو ہے۔ خدا سے دعا کریں اور اگر آپ اپنے بارہ میں شک میں ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کا یقین متزلزل ہے اور اس کے لئے آپ کو خدا سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ سیدھی راہ کی طرف راہنمائی فرمائے اور آپ کے ایمان کو مضبوط کرے۔ مجھے لگتا ہے کہ اگر آپ ثابت قدمی کے ساتھ کچھ دن دعا کریں تو آپ کا ایمان اور یقین مضبوط ہو جائے گا۔

☆ لتھوینیا سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے عرض کیا کہ مجھے یہ اعزاز حاصل ہوا ہے کہ میں نے حضور کے کچھ خطابات کا ترجمہ لتھوینین زبان میں کیا ہے اور میں اس سے ہمیشہ لطف اندوز ہوئی ہوں۔ میری کوشش ہوتی ہے کہ میں صحیح الفاظ کا چناؤ کروں تا کہ سامعین کو حضور انور کی باتیں سمجھ آسکیں لیکن ایسا شخص جس کا علم کم ہے اسے ترجمہ کرتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا چاہئے تا کہ وہ کما حقہ حضور کے الفاظ کی عکاسی کر سکے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تو آپ میرے خطابات کا انگریزی سے لتھوینین زبان میں ترجمہ کرتی ہیں؟ اور کچھ ان میں سے اردو زبان میں ہوتے ہیں اور ان کا انگریزی میں ترجمہ کیا جاتا ہے اور پھر آپ انگریزی سے لتھوینین زبان میں کرتی ہیں۔ تو کبھی کبھی پہلے انگریزی والے ترجمہ میں وقفہ پڑ جاتا ہے جو آپ کو کسی حد تک confuse کرتا ہوگا تو اس کے لئے میں تو یہی کہوں گا کہ آپ کو اردو سیکھنی پڑے گی تا کہ آپ میرے اردو زبان میں کئے گئے خطابات کا ترجمہ کر سکیں۔ مجھے اردو سے انگریزی کے ترجمہ کے معیار کا نہیں پتہ۔ وہ خطابات جو انگریزی میں ہوتے ہیں میرا اندازہ ہے کہ آپ کو لتھوینین زبان میں ترجمہ کرنا زیادہ آسان لگتا ہوگا۔ یہ آپ کا تجربہ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ مضمون نہیں ہے جو آپ کو confuse کر رہا ہے بلکہ زبان ہے۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ حضور آپ کی تقاریر بڑی گہری ہوتی ہیں اور ان باتوں کا جو اثر لوگوں پر ہو رہا ہوتا ہے اب پتہ نہیں کہ آیا میں اس قابل ہوں کہ میں من وعن اس اثر کو دوسری زبان میں منتقل کر سکوں یا نہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا:

تقاریر کے کچھ الفاظ یا فقرے اتنے طاقتور ہوتے ہیں کہ آپ کو یہ خدشہ ہے کہ آپ انہیں ٹھیک طرح سمجھ نہیں پائیں گی اور اپنی زندگی میں لاگو نہیں کر سکیں گی؟ یا آپ کو لگتا ہے کہ لوگوں کو ان باتوں پر عمل کرنے میں مشکل ہوتی ہے؟

اس پر موصوفہ نے عرض کیا میں سمجھتی ہوں کہ ہر ایک ترجمان اپنے کندھے پر یہ بوجھ لئے ہوئے ہوتا ہے کہ اس نے بات کو من وعن دوسری زبان میں ترجمہ کر کے لوگوں تک پہنچانا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ تو ویسے بھی مشکل امر ہے۔ بندہ ویسے بھی مکمل طور پر بیان نہیں کر سکتا جب تک اصل زبان پر عبور حاصل نہ ہو جائے۔ آپ جس حد تک بھی کر رہی ہیں ٹھیک ہے۔

☆ ایک خاتون نے عرض کیا میرا نام اوکسے احمد ہے۔ میں ویسے لتھوینیا سے ہوں لیکن اس وقت جرمنی میں مقیم ہوں۔ میری دعا کی درخواست ہے کہ میری فیملی کے لئے دعا کریں کہ ہمیں واپس لتھوینیا جانے کی توفیق ملے۔ میری انگریزی اتنی اچھی نہیں ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا:

مجھے لگتا ہے کہ آپ نے مجھے پہلے بھی یہ بات بتائی تھی۔

اس پر خاتون نے کہا میں نے آپ کو خط لکھا تھا۔

☆ ایک خاتون نے سوال کیا میرا نام اوریلیا ہے۔ میرا سوال ہے کہ مرد عورتوں سے ملنے سے کیوں احتراز کرتے ہیں؟ میں عورت کے وقار کو سمجھتی ہوں لیکن میں اس کی اصلیت اور وجہ جاننا چاہتی ہوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ جہاں تھوڑا سا بھی خدشہ ہو کہ فلاں بات سیدھے راستہ اور صحیح فکر سے ہٹا دے گی تو انسان کو چاہیئے کہ اس سے بچے۔ اسلام کہتا ہے کہ مرد اتنے با اعتبار نہیں ہیں۔ یہ مرد کی ذہنیت کی وجہ سے ہے کہ اسلام نے یہ حکم دیا ہے نہ اس وجہ سے کہ ہم عورتوں کو حقیر سمجھتے ہیں۔ اس لئے اسلام کہتا ہے کہ چاہے تم نیک ہو یا نہیں بہتر یہی ہے کہ میل ملاپ سے بچو سوائے خونی رشتوں میں۔ آج دیکھیں کہ دنیا نے اس بات کو سمجھ لیا ہے، Hollywood کو دیکھ لیں کہ کتنا شور مچا ہوا ہے مردوں کے خلاف۔ یہاں تک کہ برلن میں موسیقی کا فنکشن تھا جہاں عورتیں الگ تھیں۔

اب کئی فنکشن ہیں جو صرف عورتوں کے لئے منعقد ہو رہے ہیں۔ کیوں؟ کچھ خرابی تو ہے جس کی وجہ سے یہ رائے سامنے آئی کہ عورتوں کے فنکشن علیحدہ ہوں یہ صرف عورتوں کے وقار کے لیے ہے۔ ورنہ اگر آپ کسی مشکل میں ہیں اور مدد کی مستحق ہیں تو آپ مجھے یا دوسرے کسی حقیقی مسلمان کو دیکھیں گی کہ وہ مدد کے لئے صف اول میں ہوگا۔ اگر آپ زمین پر پڑی ہوں، بیمار ہیں، بے ہوش ہیں یا کوئی اور تکلیف ہے تو میں آپ کو اٹھاؤں گا، اور اُٹھانے کے لیے جسم کو اور ہاتھ کو چھونا پڑے تو چھوؤں گا۔ پس جہاں بھی ایسی ضرورت ہوگی ہم کریں گے لیکن بغیر مجبوری کے کوئی ضرورت نہیں ہے کہ ہاتھ ملائے جائیں۔

☆ تاجکستان سے آنے والے ایک مہمان مرزا رحیم صاحب جو کہ سیاستدان ہیں نے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا۔ مجھے جلسہ میں پہلی دفعہ شامل ہونے کا موقع ملا اور جماعت احمدیہ کو قریب سے دیکھا ہے۔ تمام کارکنان کا جذبہ میرے لئے ایک مثال ہے کہ کس طرح سب مل کر دن رات کام کر رہے ہیں۔ میرے ذہن میں کئی سوالات تھے۔ حضور انور سے ملاقات کے دوران میرے ان سب سوالوں کا جواب مل گیا۔

حضور انور کی شخصیت بہت پُرنور ہے۔ حضور کو دیکھ کر اور جماعت احمدیہ کے افراد کو دیکھ کر پتہ چلا ہے کہ آج وحدت صرف جماعت احمدیہ کے پاس ہی ہے۔ حضور انور کو سیاسی امور اور دنیا کے حالات پر عبور حاصل ہے۔ مسلمانوں کی آج کے دور میں حالت زار کے بارہ میں مَیں نے سوال کیا تھا۔ حضور نے اس کا بہت جامع جواب دیا اور میں پوری طرح مطمئن ہو گیا۔

مَیں سمجھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ مستقبل میں تمام امت مسلمہ کو جمع کر سکتی ہے۔ مجھے جماعت اپنے مقصد میں بہت سنجیدہ لگتی ہے۔ مَیں اس جلسہ کو اور حضور انور کی خوشگوار ملاقات کو ہمیشہ یاد رکھوں گا۔

☆ ایک مہمان دل افروز رستموہ صاحبہ جو کہ یونیورسٹی میں لیکچرار ہیں بیان کرتی ہیں:

مَیں جلسہ کے انتظام سے بہت متأثر ہوئی ہوں۔ مہمان نوازی اور تعاون کی یہ مثال میں نے زندگی میں پہلی دفعہ دیکھی ہے۔ جماعت احمدیہ کو یہاں بہت آزادی ہے۔ حضور انور نے لجنہ میں جو خطاب فرمایا وہ آج کے مسائل کا حقیقی حل ہے۔ کاش ساری دنیا اس پر عمل کر سکے۔ مجھے حضور انور سے ملاقات کا موقع ملا۔ حضور انور کو صحافت اور آج کے میڈیا کے مسائل پر کافی عبور حاصل ہے۔ مَیں ملاقات سے قبل یہ سمجھتی تھی کہ حضور محض ایک روحانی شخصیت ہیں۔ لیکن ملاقات سے پتہ چلا کہ حضور کو روحانی شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ دنیا کے مختلف مسائل کے بارہ میں بھی معلومات ہیں اور حضور ان کا حل جانتے ہیں۔

حضور انور نے درست فرمایا کہ آج کی دنیا میں میڈیا فساد کو پھیلانے میں ساتھ شامل ہے۔ آج اگر میڈیا چاہے تو دنیا میں امن کا کردار ادا کر سکتا ہے۔ میری نیک خواہشات جماعت احمدیہ اور حضور انور کے ساتھ ہیں۔

☆ عزّت امان صاحب صدر جماعت تاجکستان بیان کرتے ہیں کہ جلسہ سالانہ جرمنی میں دوسری دفعہ شامل ہوا ہوں۔ سب انتظامات قابل رشک تھے۔ یہ سب خلافت کی برکات ہیں۔ حضور انور سے ملاقات کی سعادت ملی۔ حجاب کے بارہ میں حضور انور کا مفصّل جواب بہت اچھا لگا۔ مجھے لگتا ہے کہ حضور انور کو اِس زمانہ کی عورتوں کے حقوق کی بہت فکر ہے۔ آج جماعت احمدیہ ہی ہے جو حضور انور کی قیادت میں عورتوں کے حقوق اسلامی تعلیم کی روشنی میں اجاگر کر رہی ہے۔ حضور انور عورت کو با پردہ کر کے معاشرہ کو اور آئندہ نسل کو محفوظ کر رہے ہیں۔

☆ لتھوانیا (Lithuania) سے آنے والے وفد میں ایک خاتون Mrs. Aurelija Einoryte (آؤریلیا اینوریتے) صاحبہ شامل ہوئیں۔ موصوفہ نے بیان کیا جلسہ کا ماحول بہت محبت والا اور دوستانہ تھا۔ ہر ایک دوسرے کے ساتھ محبت کے ساتھ پیش آ رہا تھا۔ میں ایک لمبے عرصہ سے زندگی کے مقصد کے بارہ میں سوچ رہی تھی۔ اس جلسہ میں شرکت کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ زندگی کا مقصد ہم خیال لوگوں سے مل کر دوسروں کی خدمت کرنا ہے اور دوسروں کے کام آنا ہے۔

☆ لیتھوانیا سے آنے والے ایک طالبعلم Mr.Emis Vengrauskas (ایمیس وینگراؤکَسْ) نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ جلسہ دراصل اسلام کی اصل تصویر دیکھنے کا ایک ایسا موقع ہے جو کہ میڈیا دکھانے سے قاصر ہے۔ میرے لئے سب سے متأثر کن بات لوگوں کا باہمی تعلق اور محبت اور ان کے ہر وقت مسکراتے چہرے ہیں۔ آپ کے خلیفہ کی شخصیت نہایت متأثر کن ہے۔ وہ ایک مجسم محبت ہیں۔ ان کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ محبت کو جسم کی شکل میں دیکھ رہا ہوں۔

☆ Mrs. Saule Bulavaite (ساؤلے بُلا وائتے) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میرے لئے جلسہ میں شمولیت اور خلیفہ سے ملنے کا دوسرا موقع ہے۔ یہ جلسہ میرے پچھلے جلسہ سے بہتر ہے کیونکہ اس دفعہ میرے پاس اسلام کا علم پہلے سے زیادہ ہے۔ حضور انور کے خطابات کا لتھوانین زبان میں ترجمہ کرنے کے بعد میں کہہ سکتی ہوں کہ وہ ایک ہدایت کی روشنی ہیں اور جو جتنا چاہے اس نور سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

☆ لتھوانیا (Lithuania) سے آنے والی ایک مہمان خاتون Mrs. Dalia Umbrasiene (دالہ اُمْبرَ اسی آنے) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ میں شامل ہو کر مجھے آپ کی جماعت کی روایات کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ میں جلسہ کے پروگراموں سے اور انتظامات سے بہت متأثر ہوئی ہوں۔ آپ کے خلیفہ سے ملاقات نے بہت گہرا اثر چھوڑا ہے۔ میں سب کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتی ہوں۔

☆ لتھوانیا سے آنے والی ایک خاتون Mrs. Ausra Umbrasaite (آؤشر اُمْبرَ اسائتے) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مَیں پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئی ہوں اور میں نے یہاں بہت کچھ سیکھا ہے۔ عصر حاضر میں اس طرح کے اجتماعات کی بہت اہمیت ہے کیونکہ عمومی طور پر لوگوں کے دلوں میں اسلام کے بارہ میں بہت سی غلط فہمیاں موجود ہیں۔ جماعت احمدیہ کا یہ حُسن ہے کہ دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کو بھی شرکت کی دعوت دیتی ہے۔ اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل ہوتا دیکھ کر اسلام کے بارہ میں مزید معلومات حاصل کرنے کا بھی حوصلہ پیدا ہوا ہے اور اس طرح مسلمانوں اور غیر مسلموں کی دوریاں ختم ہو سکتی ہیں۔ میرے لئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ مجھے جلسہ سالانہ میں بطور مہمان شمولیت کی توفیق ملی۔

تاجکستان اور لتھوانیا کے مہمانوں کے ساتھ حضور انور بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔